23308-لیٹرین میں وضوء کرتے وقت دل میں بسم اللہ پڑھنا

سوال

وضوء کرنے والی جگہ لیٹرین کے ساتھ ملحق ہے، اور میں وہاں بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھنا چاہتا، توکیا دل میں بسم اللہ پڑھنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی کے نام کی تعظیم کرتے ہوئے اس نجس جگہ اور شیطانی ٹھکانے میں جہاں قضائے حاجت کی جاتی ہے اللہ کا نام لینا مکروہ ہے .

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قضائے حاجت کی حالت میں کلام کرنی اور اللہ کا ذکر کرنا مکروہ ہے چاہے قضائے حاجت صحراء اور کھلی جگہ میں ہو یا گھروں میں، اور اس میں سب کلام اور اذکار برابر ہیں، لیکن ضرورت کی کلام کی جا سکتی ہے حتی کہ ہمارے اصحاب کا کہنا ہے :

جب چھینک مارے تو الحمدللہ نہ کہے، اور نہ ہی چھینک مارنے والے کو جوابا دعا دی جائیگی، اور نہ ہی سلام کا جواب دیا جائیگا، اور نہ ہی اذان کا جواب، اور سلام کرنے والا کوتاہی کرنے کی بنا پر جواب کا مستحق نہیں، یہ سب کلام مکروہ ہے اور یہ کراہت تنزیہی ہے نہ کہ کراہت تحریمی، اس لیے اگر کسی نے چھینک ماری اور دل میں الحمد اللہ کہہ لیا اور اپنی زبان کو حرکت نہ دی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور جماع کی حالت میں بھی اسی طرح کرے .

ہمیں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت بیان کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے کہ ایک شخص قریب سے گزرا اور آپ کو سلام کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (370).

اور مھاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو وہ پیشاب کر رہے تھے اور میں نے انہیں سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا حتی کہ وضوء کیا اور پھر مجھ سے معذرت کی اور فرمانے لگے :

میں نے بغیر طہارت کی حالت میں اللہ کا ذکر کرنا پسند نہیں کیا"

یا یہ فرمایا : "طہارت کی بغیر"

یہ حدیث صحیح ہے اسے ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے .

امام نووی رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں : کتاب الاذکار للنووی (21-22).

اس بنا پر جب وضوء کرنے والی جگہ لیٹرین جوکہ قضائے حاجت کے لیے بنائی گئی ہے نہ کہ صرف غسل کے لیے میں ہو تو یہاں اللہ کا ذکر کرنا مکروہ ہے، باوجود اس کے کہ بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے، اس لیے بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ وہ دل میں بسم اللہ پڑھ لے لیکن زبان سے الفاظ کی ادائیگی نہ کرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر حمام میں ہو تو امام احمد کہتے ہیں: جب آدمی چھینک مارے تو دل میں الحمد للہ کہے، تو اس روایت سے یہ نکالا جاسکتا ہے کہ وہ بسم اللہ دل میں پڑھ لے" اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (130/1).

اور بعض دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے: بسم اللہ کی مشروعیت غالب ہے تو اس طرح وہ کہتے ہیں کہ وہ زبان سے ادائیگی کرے، تو اس وقت کراہت نہیں ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر ضرورت پیش آئے تو لیٹرین کے اندر وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لے، کیونکہ بعض اہل علم کے ہاں بسم اللہ پڑھنا ضروری اور واجب ہے، اور اکثر کے ہاں تاکیدی عمل ہے، اس لیے وہ بسم اللہ پڑھ لے تو کراہت زائل ہو جائیگی کیونکہ بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت ہونے کے وقت کراہت زائل ہو جائیگی، اور پھر انسان کو وضوء کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے، لہذا وہ اپنا وضوء مکمل کرے" اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (28/10).

اور مستقل فتاوی اللجنۃ کے فتاوی جات میں درج ہے:

باتھ جہاں قضائے حاجت کی جاتی ہو وہاں اللہ تعالی کے نام کا احترام کرتے ہوئے زبان کے ساتھ بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اس کے لیے وضوء کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے، کیونکہ اکثر اہل علم کے ہاں دعا کے ساتھ بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے. انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (94/5).

اور اگر وضوء والی جگہ لیٹرین سے باہر ہو چاہے وہ اس کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو وضوء کرنے والے کے لیے بسم اللہ زبان کے ساتھ الفاظ میں ادا کرنا مشروع ہے، اور اس حالت میں مکروہ نہیں، کیونکہ یہ لیٹرین کے اندر نہیں ہے.

واللہ اعلم.